الْأُخْتُ الْكُبْرَى

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، جَعَلَ الْأُخْتَ مِنْ أَقْرَبِ الْأَرْحَامِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. **أَمَّا بَعْدُ:**

فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ اِیمان! ہمارا آج کا خطبہ ایک ایسی ہر دلعزیز شخصیت اور ہمارے دلوں کے بہت قریب ایک ایسی محبوب ہستی کے بارے میں ہے، جسکا ہمارے خاندانوں میں ایک بلند مرتبہ و مقام ہے، اور جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ماں باپ کے بعد اسکا ذکر فرمایا ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «ابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ: أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ». "خرچ کرنے کے معاملے میں اپنے اہل و عیال سے ابتداء کرو یعنی اپنے ماں باپ، اور اپنے بہن بھائیوں سے".

جی ہاں میرے بھائیو! یہ بڑی بہن ہے جو اپنے بھائیوں کے لیے دوسری ماں کی طرح ہے، جو بچپن میں اُنھیں اپنی گود میں اٹھاتی ہے، اور بڑے ہو کر اُن پر اپنی مُحبتیں نچھاور کرتی ہے، جو بغیرِ احسان جَتائے نوازتی ہے، اور بلا قیمت و ثَمَن خدمت و جانفشانی میں پیش پیش رہتی

ہے، جو اپنے بھائیوں کے لیے پیار و محبت کا سَرچشمہ ہے، مودّت و اُلفت کا منبع ہے، رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسکی عظیم شان بیان فرمائی ہے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں بھی اُسکے عظیم مقام کو اُجاگر کیا گیا ہے،

جی ہاں! قرآنِ مجید نے بہن کی قربانیوں کو بیان کیا ہے، تاکہ آنے والی نسلیں اُسکے فضل و احسان کو جان سکیں، تو کیا آپ نے قرآن مجید میں موسی علیہ السلام کا قصہ نہیں پڑھا؟ کہ جب رب تعالیٰ نے اُنکی والدہ ماجدہ کا قول یُوں ذکر فرمایا: ﴿وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ﴾، "اُس نے بچے کی بہن سے کہا اُس کے پیچھے پیچھے جائے". اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب موسی علیہ السلام کی والدہ محترمہ نے انکو دریا میں ڈالا تھا، تو اُس نازک گھڑی میں بڑی بہن نے خطرات کو مَول لیا؛ تاکہ اپنے بھائی کو کسی ہلاکت خیزی میں مبتلا ہونے سے بچا سکے، اور نہایت شجاعت ودلیری سے کہا: ﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ﴾، "کیا میں تمہیں ایسے گھر کا پتہ بتاؤں جس کے لوگ اُس کی پرورش کا ذمہ لیں اور خیر خواہی کے ساتھ اُسے رکھیں".

چُنانچہ بہن کی ذہانت اور اُسکا حُسنِ تَعامُل، بھائی کی سلامتی اور ماں کی خوشی کا سبب بنا، رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ﴾، "اس طرح ہم موسیٰ کو اس کی ماں کے پاس پلٹا لائے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو".

اور یہ شَیْماء بنتِ حارث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی رَضاعی بہن ہیں، جنھوں نے شِیرخوارگی کے زمانے میں آپ علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا، اپنی محبت ان پر نچھاور کی، اور اپنی والدہ حلیمہ سعدیہ کے ساتھ انکی بہترین پرورش کی، چُنانچہ وہ آپ علیہ السلام کو کھیلاتے وقت یہ شعر کہا کرتی تھیں:

يَا رَبَّنَا أَبْقِ لَنَا مُحَمَّدًا * وَأَعْطِهِ عِزًّا يَدُومُ أَبَدًا**

یارب! محمد کو ہمارے لیے باقی رکھ، اور اُسے سدا رہنے والی عزت نصیب فرما.

پھر اُنکے بڑھاپے کی عمر میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے ملے تو نہایت عزت و تکریم کے ساتھ انکے استقبال کے لئے آگے بڑھے، اُنہیں خوش آمدید کہا، تاکہ دلوں میں بڑی بہن کے ساتھ حُسنِ سلوک کی خوبصورت ترین تصویر نقش فرمادیں، اور اپنے عمل سے وفاداری کی اعلیٰ ترین مثال قائم فرمادیں.

جی ہاں میرے بھائیو! آپ علیہ السلام نے اُنکے لیے اَپنی چادر بِچھائی، اور فرطِ محبت میں آپ علیہ السلام کی آنکھیں اَشکبار ہوگئیں، پھر آپ علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: «**إِنْ أَحْبَبْتِ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى قَوْمِكِ أَوْصَلْتُكِ، وَإِنْ أَحْبَبْتِ فَأَقِيمِي عِنْدِي مُكَرَّمَةً مُحَبَّبَةً**». "اگر آپ اپنی قوم کی طرف لَوٹنا چاہیں تو میں آپکو پہنچا دیتا ہوں، اور اگر آپ پسند کریں تو عزت و محبت کے ساتھ میرے پاس قیام کرلیں".

چنانچہ آپ علیہ السلام نے انہیں اونٹ و بکریاں اور بہت سا مال عطا فرمایا؛ تاکہ ہمیں یہ تعلیم دیں کہ کیسے بڑی بہن کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھا جاتا ہے، کیسے اُسکی اَچھائی و نیکی کی قدر دانی کی جاتی ہے، اور کیسے اُسکی قربانیوں اور خدمتوں کا شُکر ادا کیا جاتا ہے،

تو میرے بھائیو! اس سے بڑھ کر وفاداری و قدر دانی کیا ہوگی؟ اس سے زیادہ تعظیم و محبت کیا ہو گی؟ حالانکہ وہ آپ علیہ السلام کی رضاعی بہن تھیں، تو سوچیے، اگر وہ حقیقی بہن ہوتیں تو آپ علیہ السلام کا اُنکے ساتھ کیسا حُسنِ سُلوک ہوتا؟

اے عبادِ رحمن! بڑی بہن کا رشتہ اُن محارم رشتوں میں سے ہے جو عزت و تکریم کے سب سے زیادہ حقدار ہیں، اُسکے ساتھ صلہ رحمی کرنا ایمان کا حصہ ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»، "جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے".

تو کتنا خوش نصیب ہے وہ بھائی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور صلہ رحمی کی خاطر اپنی بہن کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اُسکی عمر میں برکت عطا فرماتا ہے، اور اُسکے رزق میں وسعت عطا فرما دیتا ہے، نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ»، "جس کسی کو یہ پسند ہے کہ اس کے رزق میں کُشادگی و کشائش ہو اور عُمر دراز ملے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیئے".

میرے بھائیو! بہن کے حقوق اُس وقت اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں، جب اُسکے پاس کوئی خیال رکھنے والا باقی نہ رہے، جو اُسکے حالات و معاملات کو دیکھے، اُسکا شوہر یا اولاد نہ ہو، کوئی سہارا و مددگار نہ ہو، خصوصًا اس وقت جب وہ بڑھاپے کا شکار ہو جائے، اُسکی ہمّت و قوّت جواب دے جائے، اُسکی صحّت ماند پڑ جائے، اُس وقت وہ اِس اَمر کی سب سے زیادہ محتاج ہوتی ہے کہ اُسکا خیال رکھنے والا کوئی ہو، اُسکے حقوق کی پاسداری کرنے والا کوئی ہو، اور یہی وہ بات ہے جسکی آپ علیہ السلام نے تاکید فرمائی ہے، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا». "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا مقام نہ پہچانے".

تو میرے بھائیو! اپنی بہنوں کے بارے میں اللہ سے ڈریے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس بشارت سے خوش ہو جائیے: «لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». "کوئی بھی شخص جس کے پاس تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، اور وہ اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے، تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا". ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: **اپنی بہنوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والو!** بڑی بہن کی اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکیوں کی ایک طویل فہرست ہے، ذرا سوچیے! اپنے بھائیوں کی تربیت میں اُسکا کتنا عظیم کردار ہے، اُنکی راہنمائی میں اُسکا کتنا تعاون شاملِ حال ہے، لہذا بڑی بہن کے احسانات کی قدر کریں، اُسکے شایانِ شان اُسکی عزت و تکریم کریں، اُسکے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھیں، اُس سے ملاقات کے لئے جانے میں خود سے پہل کریں، اُسکے شوہر و اولاد کے سامنے اُسکی عزت و شرف کا بَرملا اِظہار کریں، اُس سے کبھی بھی قطع رحمی نہ کریں، باہمی اُمور میں اُس سے مشورہ طلب کریں، اللہ تعالیٰ نے اُسکے جو حقوق مقرر فرمائے ہیں وہ ادا کریں، لہذا اُسکی وراثت کی اَدائیگی میں کوئی کمی کوتاہی نہ کریں، کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قصہ نہیں سنا؟ کہ جب وہ بیمار ہوئے اور ان پر غنودگی طاری ہوگئی، تو ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلا سوال انہوں نے اپنی بہنوں کے حقوق کے بارے میں کیا، چنانچہ فرمایا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ. اے اللہ کے رسول! میری تو صرف بہنیں ہیں، تو اللہ رب العزت نے بہنوں کی میراث کے متعلق قرآن مجید کی آیات نازل فرمادِیں، تو خُدایا! اپنی بہنوں کی وراثت میں خوفِ خُدا کیجیے، اور رب تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کیجیے: ﴿وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا﴾، "اور

عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریب ترین رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، چاہے وہ (ترکہ) تھوڑا ہو یا زیادہ، یہ حصہ (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے".

اسی طرح گاہے بگاہے اپنی بڑی بہن کو تحفے و تحائف دیں، اپنی خیرات و صدقات کا دروازہ اُس پر بند نہ کریں، کیونکہ اُس پر صدقہ کرنے کا اجر و ثواب زیادہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپکے لیے زیادہ خیر کا باعث ہے، چنانچہ ایک مرتبہ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے صدقہ کیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أُخْتَكِ... لَكَانَ خَيْرًا لَكِ»، "اگر آپ یہ اپنی بہن کو دے دیتی تو آپکے لیے زیادہ اچھا تھا".

میرے بھائیو! خیر کے عظیم دروازوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بڑی بہن کی کسی پریشانی کو دُور کریں، اُسکا قرض ادا کریں، اُسکی نَذر پوری کریں، چاہے تو اسکی زندگی میں اور چاہے تو اسکی وفات کے بعد، چُنانچہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میری بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج ادا کرے گی، لیکن وہ وفات پا گئیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟». "اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو تم ادا کرتے؟"، اس نے کہا: جی ہاں. تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: «فَاقْضِ اللَّهَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ»، "پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض پورا ادا کیا جائے".

اے حضراتِ والدین! اپنی اولاد کے دلوں میں بڑی بہن کے مقام کو راسخ کریں، اس کی قدر و منزلت کو نمایاں کریں، ان کے سامنے اس کا حق واضح کریں، اور بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ اس کا احترام بجالائیں؛ تاکہ ہماری اولادوں میں باہمی محبت و رحمدلی بڑھے، ہمارے خاندانوں میں مودّت اور استحکام پیدا ہو، اور ہمارا معاشرہ باہمی ربط و اتحاد کا گہوارہ بن جائے.

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ، نَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَنَا مِمَّنْ أَجَبْتَ سُؤْلَهُمْ، وَرَفَعْتَ قَدْرَهُمْ، وَشَرَحْتَ صُدُورَهُمْ، وَأَحْسَنْتَ خُلُقَهُمْ، وَيَسَّرْتَ أُمُورَهُمْ، وَطَابَ عَيْشُهُمْ، وَحَسُنَتْ سِيرَتُهُمْ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَى أَخَوَاتِنَا مُحْسِنِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بِحِفْظِكَ، وَتَوَلَّهَا بِرِعَايَتِكَ، وَحُطْهَا بِعِنَايَتِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ بِحِفْظِكَ الشّيخ محمد بن زايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِ لِبَاسَ السَّدَادِ وَالْحِكْمَةِ، وَوَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا تَفَضَّلْتَ بِهِ مِنْ غَيْثِكَ، وَبَسَطْتَهُ مِنْ خَيْرِكَ، وَنَشَرْتَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ زِدْنَا مِنَ الْغَيْثِ، وَاجْعَلْهَا سُقْيَا رَحْمَةٍ، عَامَّةً نَافِعَةً غَيْرَ ضَارَّةٍ، غَيْثًا مُغِيثًا، هَنِيئًا مَرِيئًا، تُحْيِي بِهِ الْبِلَادَ، وَتَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.